قومی اردو کونسل کا بین الاقوامی جریدہ
www.urducouncil.nic.in

دسمبر 2019 قیمت 15₹

ماہنامہ اردو دنیا نئی دہلی

Monthly **URDU DUNIYA**, New Delhi

Scanned by CamScanner

ماہنامہ

اردو دنیا

دہلی

Monthly URDU DUNIYA, New Delhi

قومی اردو کونسل کا بین الاقوامی جریدہ

جلد: 21، شمارہ: 12، دسمبر 2019

مدیر : ڈاکٹر شیخ عقیل احمد

نائب مدیر : ڈاکٹر عبدالحی

مشیر : حقانی القاسمی

ناشر اور طابع

ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

وزارت ترقی انسانی وسائل، محکمۂ اعلیٰ تعلیم، حکومت ہند

مطبع:

ایس نارائن اینڈ سنز، بی۔88، اوکھلا انڈسٹریل ایریا

فیز-II، نئی دہلی-110020

مقام اشاعت: دفتر قومی اردو کونسل

کمپوزنگ: محمد اکرام

ڈیزائننگ: محمد زید

قیمت -/15 روپے سالانہ -/150 روپے

Total Pages:100

- اس شمارے کے قلم کاروں کی آرا سے قومی اردو کونسل NCPUL اور اس کے مدیر کا متفق ہونا ضروری نہیں
- ڈرافٹ NCPUL, New Delhi کے نام ارسال کریں

صدر دفتر

فروغ اردو بھون، ایف سی 33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا جسولہ، نئی دہلی-110025

فون: 49539000 شعبۂ ادارت: 49539009

ویب سائٹ

http://www.urducouncil.nic.in

E-mail: editor@ncpul.in

urduduniyancpul@yahoo.co.in

شعبۂ فروخت

ویسٹ بلاک-8، ونگ-7 آر کے پورم نئی دہلی-110066

فون: 26109746، فیکس: 26108159

ای میل: sales@ncpul.in,ncpulsaleunit@gmail.com

شاخ: 110-7-22 تھرڈ فلور، ساجد یار جنگ کمپلکس بلاک نمبر 5-1 پتھر گٹی، حیدرآباد-500002

فون: 040-24415194

مشمولات

اداریہ

ہماری بات 4

خطوط

آپ کی بات — قارئین کے خطوط 5

زبان اور زمینی صورت حال

زبانوں کو زندہ رکھنے کے لیے سائنس اور ٹکنالوجی سے رابطہ ضروری ہے — مصباح الظفر 8

نقد و نگاہ

خاموش غازی پوری ایک مقبول عوامی شاعر — معصوم شرقی 11

ملک کی تعمیر و ترقی میں اردو زبان وادب کا کردار — ابوبکر عباد 14

اختر شیرانی کی نظم نگاری — فیروز عالم 17

ادا جعفری: بحیثیت نظم نگار — جمشید احمد 20

سہیل عظیم آبادی کی خاکہ نگاری — محمد منہاج الدین 22

جموں وکشمیر میں صوفیانہ شاعری کی روایت — مشتاق احمد صدیقی 25

یاد رفتگاں

اقبال جاوید کی شخصیت کی نمایاں جہتیں — ابواللیث جاوید 28

لئیق صلاح کی علمی وادبی خدمات — قمر النسا 30

ذرا سی دیر میں برسوں کے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں — ظہیر حسن ظہیر 33

روشنی کے مینار

جپ جی: گورو نانک کا عظیم شاہکار — محمد اقبال 17

صوفی یوگ گرو شیخ محمد غوث گوالیاری — سید محمد نیر رضوی 39

خصوصی گفتگو

اردو زبان وادب کے بغیر ہماری شخصیت ادھوری ہے: شفیق الحسن — عبدالحی 43

سلسلۂ صحافت

بیسویں صدی میں عربی صحافت — محمد نافع عارفی 46

نیا آسماں نئے ستارے

آج کے عالمی تناظر میں اردو کا تحفظ اور فروغ — سعدیہ صدف 51

مثنوی کدم راو پدم راو اور مشترکہ تہذیب — ساجد ممتاز 56

غبار خاطر: ایک مطالعہ — محمد ریحان 59

اردو ادب میں انسانی اور سماجی اقدار کا تصور — طارق 62

ترجمے کے ذریعے اردو کا فروغ — شاہ جہاں بیگم 65

کمپیوٹر

تبصرے اور حوالہ جات 67

کتابوں کی دنیا

تعارف وتبصرہ — ادارہ 69

عالمی اردو نامہ

اردو نامہ — ادارہ 80

خبر نامہ

اردو دنیا کی خبریں — ادارہ 81

Scanned by CamScanner

فیروز عالم

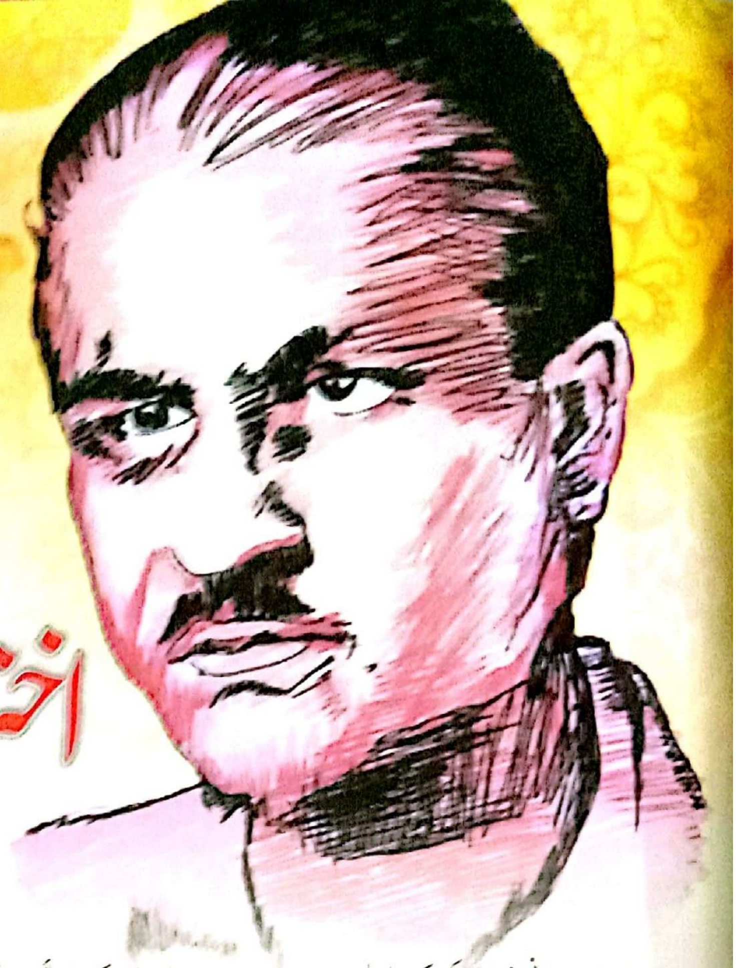

اختر شیرانی کی نظم نگاری

اردو میں رومانی شاعری کی ایک طویل روایت رہی ہے۔ اردو شاعری کے ابتدائی دور سے ہی دکن میں قلی قطب شاہ، ولی، سراج اور شمالی ہند میں فائز، مضمون اور یک رنگ کے کلام میں رومانیت کے نقوش ملتے ہیں۔ بعد کے دور میں غالب، مومن، اقبال، عظمت اللہ خاں، جوش ملیح آبادی، جمیل مظہری، پرویز شاہدی، روش صدیقی، اسرارالحق مجاز، ساحر لدھیانوی، جاں نثار اختر، حفیظ جالندھری، ساغر نظامی، معین احسن جذبی، جگر مرادآبادی، حسرت موہانی، فراق گورکھ پوری اور فیض احمد فیض کی شاعری میں بھی رومانی عناصر ملتے ہیں۔ لیکن اردو کا سب سے بڑا رومانی شاعر ہونے کا اعزاز اختر شیرانی کے سر ہے۔ ان کی انفرادیت یہ ہے کہ اردو شاعری کی تاریخ میں وہ واحد ایسے شاعر ہیں جن کا پورا کلام رومانیت سے بھرپور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انھیں اردو شاعری میں رومانیت کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان کا پہلا شعری مجموعہ 'پھولوں کے گیت' 1936 میں شائع ہوا جو بچوں کی نظموں پر مشتمل ہے۔ 'نغمۂ حرم' 1939 میں چھپا۔ اس میں عورتوں اور بچوں کے لیے نظمیں ہیں۔ تیرہ سانیٹ اور چار نظموں پر مبنی شعری مجموعہ 'شعرستان' 1941 میں اور رومانی نظموں کا مجموعہ 'صبح بہار' 1945 میں منظر عام پر آیا۔ 'اخترستان' (1946) اور 'لالۂ طور' (1947) میں نظمیں اور سانیٹ ہیں جبکہ 'طیور آوارہ' (1946) میں غزلیں، گیت اور رباعیاں اور 'شہناز' اور 'شہرود' (1949) میں نظمیں، غزلیں، ماہیے، نعتیں اور سانیٹ ہیں۔ اختر شیرانی (1905-1948) نے اگرچہ نہایت مختصر عمر پائی۔ وہ صرف 43 برس جیے لیکن اس عرصے میں انھوں نے اچھا خاصا کلام یادگار چھوڑا۔

اپنی تخلیقات کی گوناگوں خصوصیات کی بنا پر وہ اپنے عہد میں مقبول ہوئے اور آج بھی پسند کیے جاتے ہیں۔

اختر شیرانی کی شاعری میں اگرچہ رومانیت کی تمام خصوصیات نہیں ملتیں لیکن جوش و جذبہ، فطرت سے لگاؤ، عشق و محبت اور خیال آرائی وغیرہ خوبیاں ان کے کلام میں کثرت سے موجود ہیں۔ اختر شیرانی کی سب سے بڑی دین یہ ہے کہ انھوں نے اپنی نظموں میں محبوبہ کے طور پر عورت کا ذکر تانیثی صیغے میں کیا اور اردو شاعری کو متعدد نسوانی کرداروں سے متعارف کرایا۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم کے زمانے میں اردو اور فارسی کے ساتھ عربی بھی سیکھی تھی اور عربی ادب کا مطالعہ بھی کیا تھا۔ عربی شاعری کی روایت پر ان کی گہری نظر تھی۔ عربی شعر و ادب میں عورت سے اظہار عشق معیوب نہیں ہے۔ اختر شیرانی نے اس روایت سے استفادہ کرتے ہوئے اردو میں محبوبہ کو عورت کی جنس میں پیش کیا۔ ان سے قبل اردو شاعری میں محبوبہ کی جنس اس قدر واضح نہیں تھی۔ دبستان دہلی کے شعرا نے عشقیہ مضامین میں محبوب کی جنس واضح نہیں کی۔ لکھنوی شعرا نے محبوبہ کی جنس کی تخصیص ضرور کی لیکن انھوں نے جنس مذکر استعمال کی اور سراپا مونث کا پیش کیا۔ اختر شیرانی نے پہلی بار سلمیٰ، عذرا، ریحانہ اور شیریں وغیرہ ناموں کے ذریعے محبوبہ کی جنس واضح کی۔ سلمیٰ ان کا سب سے توانا کردار ہے جو ان کی زندگی کا مرکز و محور ہے۔ اختر شیرانی کی محبوبہ میں نسوانی حسن کی تمام خصوصیات ملتی ہیں۔ ان کی محبوبہ میں مشرقی تصور حسن و جمال، شرم و حیا، پاکیزگی اور ناز و ادا کی خوبیاں ملتی ہیں۔ اختر شیرانی نے اپنی نظموں میں عورت سے جس محبت کا اظہار کیا ہے اس میں خلوص، سچائی اور زندگی کو خوب صورت بنانے کا جذبہ ملتا ہے۔

اختر شیرانی کی شاعری میں عشق کا جسمانی تصور ملتا ہے۔ جس طرح ان کی محبوبہ گاؤں کی ایک الھڑ لڑکی ہے اسی طرح ان کا عشق اور ان کے جذبات و احساسات بھی عام انسان کے ہیں۔ انھوں نے عشق کے روایتی تصور کے بجائے فطری جذبات و احساسات کی عکاسی کی۔ ان کی شاعری میں عریانی اور فحاشی نہیں ملتی۔ وہ جنسی جذبات کا اظہار بھی مہذب انداز میں کرتے ہیں۔ وہ عشق کو گناہ نہیں سمجھتے بلکہ اسے انسان کا فطری جذبہ قرار دیتے ہیں۔ ان کی شاعری میں عشق کی مختلف کیفیات مثلاً ہجر، وصال، انتظار اور درد و کرب کے ساتھ ساتھ صداقت اور والہانہ پن کا اظہار فطری انداز میں ملتا ہے۔ نظم 'اعتراف محبت' کا ایک بند بطور مثال پیش ہے۔